

مولانا ظفر صادق ندوی

ریسرچ سکالرز ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی علی گڑھ انڈیا

جاپان کا ہلاکت خیز زلزلہ آنے والی قیامت کی پیشگی اطلاع ہے

اذا زلزلت الارض زلوا لها جب زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا دی جائے گی اس آیت کریمہ میں جس زلزلہ کا بیان ہے وہ تو بروز قیامت ہی رونما ہوگا لیکن بطور علامت اور نشانی اللہ تعالیٰ اپنی قدرت میں سے کچھ چیزوں کی جھلک دکھلا کر بنی نوع انسان کو متنبہ کر دیتا ہے کہ وہ کسی بھی وقت سارے نظام ارضی کو درہم برہم کرنے پر قادر ہے اور انسان اس کے سامنے بالکل بے بس اور مجبور ہے انسان کو چاہیے کہ ان چیزوں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے اور ہر اس عمل کو ترک کر دے جو رب ذوالجلال کے غضب کو براہمختہ کرنے والا ہو چنانچہ آئے دن دنیا کے مختلف خطوں میں سخت وحشت ناک گڑگڑاہٹ کے ساتھ زلزلے آتے رہتے ہیں اور ان کے نتیجہ میں ایسی ہولناک تباہیاں رونما ہوتی ہیں کہ چند لمحات قبل تک کسی انسان کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں آتا کہ یہ فلک بوس عمارتیں یہ شاندار بنگلے اور کوشیاں یہ جگمگاتے مسکراتے اور رونق سے بھرپور شہر اس طرح تباہ و برباد ہو جائیں گے گویا یہاں کچھ تھا ہی نہیں کچھ ایسا ہی نظارہ ہمیں ٹی وی چینلوں کے ذریعہ گزشتہ دنوں جاپان میں آئے ہوئے زلزلہ پھر اس کے نتیجہ میں طوفانی سیلاب (سنامی) کے تباہی کا دیکھنے کو ملا جس نے جاپان جیسے سائنس و ٹیکنالوجی میں عدیم المثال اور عظیم ایٹمی طاقت بن کر ابھرنے والے ملک کے بلند دعویٰ کی حقیقت کھول دی اور انہیں کھوکھلا اور بے بنیاد ثابت کر کے دنیا کے تمام انسانوں کو پھر ایک مرتبہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ اللہ عزوجل کے جاہ و جلال کے مقابلہ میں کتنے کمزور ہیں اس حادثہ نے بنی نوع انسان پر یہ واضح کر دیا کہ قدرت الہی کو نہ چیلنج کیا جاسکتا ہے اور نہ انسانی ایجادات کی برتری پر ناز کیا جاسکتا ہے۔

زلزلے یوں تو دنیا کے ہر خطہ میں ہر روز آتے ہیں لیکن جغرافیائی اعتبار سے ان کی شدت وہاں محسوس ہوتی ہے جہاں آتش فشاں پہاڑ ہیں سب سے تباہ کن زلزلہ جس سے تاریخ واقف ہے وہ چین کے صوبہ شنسی (Shensi) میں 1956 میں پیش آیا تھا جس میں آٹھ لاکھ سے زائد افراد لقمہ اجل بن گئے تھے اسی طرح یکم نومبر 1755 کو پرتگال میں زلزلہ آیا تھا جس نے لزبن (Lisbon) کا پورا شہر تباہ کر دیا اس زلزلہ میں چھ منٹ کے اندر تیس ہزار افراد موت کی نیند سو گئے۔ اسی نوعیت کا ایک شدید زلزلہ 1877 میں ہندوستان کے صوبہ آسام میں آیا تھا جس کا دنیا کے انتہائی پانچ بڑے زلزلوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس سے شمالی آسام میں ہولناک تباہی مچی تھی اور دریائے برہم پتر کا رخ تبدیل ہو گیا تھا اور ایورسٹ کے پہاڑ بھی کھسکے تھے اس کا ایک اور زلزلہ 11 اکتوبر 1737

ء کو آیا تھا جس کے نتیجے میں تین لاکھ جانیں تلف ہوئی تھیں ابھی حال میں 11 مارچ 2011ء کو جاپان میں آنے والے زلزلے اور سونامی کی وجہ سے ہزاروں اشخاص کی جانیں تلف ہوئی تھیں ان حوادث نے بہت سے سوالوں کو پھر سے ابھار دیا ہے سائنس داں اپنے مختصر علم اور محدود تجربے کی بنیاد پر اتنا تو بتا سکتے ہیں کہ زلزلہ کس طرح آیا لیکن اس کا جواب ان کے پاس نہیں ہے کہ ان کے اسباب کیا ہیں یہ زلزلے ایک مومن کے ایمان میں زیادتی کا سبب ہوتے ہیں ہنسی ذہن رکھنے والا اپنے انداز اس کی توجیہ کرتا ہے مگر درحقیقت اس کا دل اس احساس سے کبھی خالی نہیں رہتا کہ اس کے پیچھے ضرور کوئی غیر معمولی زبردست طاقت کارفرما ہے۔

یہ زلزلے سمندری طوفان (سونامی) خشک سالی، قحط و دیگر قدرتی آفات و درحقیقت انسان کے غلط اعمال کی بناء پر ہی آتے ہیں جو یقیناً خدائے برتر کے غیظ و غضب کا مظہر ہوتے ہیں جو کہ متنوع شکلوں میں اکثر و بیشتر خالق کائنات کی جانب سے بنی نوع انسان کی اصلاح کیلئے اور ان کو سنبھالنے کے الارم کے طور پر رونما ہوتے ہیں جاپان میں آئے زلزلے سے اور سونامی کے نتیجے میں ہونے والی ہولناک قیامت خیز دلدزد جاہی اللہ کے اسی غیظ و غضب کی ایک کڑی ہے جو کہ نیوکلیائی توانائی اور سائنسی و مادی ترقی کے دلدادہ سبھی ممالک کو اس بات سے آگاہی کرتی ہے کہ نظام فطرت سے چھٹڑ چھاڑ کرنے اور اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے والوں کو اس کی بھاری قیمت چکانی پڑتی ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں ایک خاص مقصد کے تحت ایک مختصر مدت کے لئے بھیجا ہے یہ جگہ اس کے لئے ایک امتحان گاہ ہے ایک دن اللہ کے سامنے پہنچ کر اس کا حساب دینا ہے کہ وہ دنیا میں کیا کرتا رہا۔ واقعہ یہ ہے کہ انسان کا ہر اگلا قدم ایک منزل کی طرف بڑھ رہا ہے اور وہ ہے موت۔ دنیوی زندگی محض ایک سراب ہے جس نے اس کو حقیقت سمجھ لیا وہ برباد ہو گیا۔

آج سونامی نام کے طوفان نے ایک ذرا سا جھٹکا دکھا کر اس دنیا کی ناپائیداری کو ثابت کر دیا اور انسانوں کے نام نہاد منصوبوں پر پانی پھیر دیا۔ دراصل انسان کے کردار اور اخلاقی قدریں اس برق رفتاری کیسا تھ پستی کی طرف آئی ہیں کہ جس کا اندازہ تو لگایا جاسکتا ہے لیکن اس بڑھتے ہوئے جاہی کے سیلاب کو شاید روکا نہ جاسکے اسکے باعث وہ جاہ کن اثرات مرتب ہو رہے ہیں کہ تہذیب جدید کو انسانی تہذیب سے تعبیر کرنا اپنے آپ میں ایک پرفریب لگتا ہے اس زمین پر خون، جاہی، فواحش و منکرات کا گھناؤ نہ کھیل اس طرح کھیلا جا رہا ہے کہ ایک مہذب زندگی دوبارہ قائم ہونا ایک خواب بن کر رہ گیا ہے جو شاید اب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے یہی وجہ ہے کہ یہ زلزلے سنائی اور جاہیاں وقتاً فوقتاً ظہور میں آتی رہتی ہیں تاکہ انسان اپنا محاسبہ کرے کہ وہ کون سا ناپسندیدہ عمومی عمل اس سے سرزد ہو گیا جو خدا کو ناگوار گزر گیا اور اسکی پاداش میں انہیں یہ سزا دی جا رہی ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب تک ہمارے کردار ہمارے اعمال و افعال نہیں سدھریں گے اور انسان کو انسان نہیں سمجھا جائے گا یہ زلزلے اسی طرح آتے رہیں گے اور ہمارے پاس کف افسوس ملنے کے سوا کچھ نہ رہے گا۔